

مولانا انیس احمد مظاہری

ترغیب و آداب ادائیگی زکوٰۃ

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا اور سب سے زیادہ عزت سے نوازا کر انواع و اقسام کی نعمتوں سے سرفرمایا ہے بالخصوص صرف ایک نعمت ایسی ہے جس سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وسیلہ سے صرف مسلمانوں ہی کو املا مال فرمایا ہے۔ اس کے ثمرات سے مسلمان ہی دنیا و آخرت میں نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ عظیم نعمت ایمان اور اسلام کی نعمت عظمیٰ ہے۔

ایمان و اسلام کی حفاظت کے لیے نبی کریم ﷺ نے اس نعمت کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ و تکریم سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ”اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) اللہ نے مال و اسباب دیئے ہوں تو حج کرنا۔ جہنم سے نجات اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کیلئے اللہ جل شانہ کی توحید و الوہیت و نبی کریم ﷺ کی صداقت و رسالت کی صدق دل سے گواہی، صحت و بدن کی نعمت کی قدر دانی و شکرانہ کے لیے نماز، روزہ اور مال کی نعمت کے شکرانہ، پاکیزگی کے لیے زکوٰۃ اور جان و مال میں خیر و برکت و شکرانہ کے لیے حج کرنے کا اللہ جل شانہ نے تمام مسلمان بندوں کو ذمہ دار و مکلف بنایا ہے۔ ان اعمال و احکام کے ادا کرنے سے مسلمان کی جان و مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ کے ساتھ ایمان والوں کا مال و معال محفوظ بھی رہتا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ جل شانہ کا قرب و رضاء بھی حاصل ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) زکوٰۃ اسلام کا بہت بڑا پل ہے (۲) جو شخص زکوٰۃ ادا کر دے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔ (۳) فرمایا کہ مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ سے محفوظ بناؤ یعنی صحیح طور پر زکوٰۃ ادا شدہ مال عذاب و ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تین کام کر لے اس کو ایمان کا مزہ آجائے (۱) صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کرے (ب) اللہ کے سوا کسی کو الہ نہ جانے (ج) ہر سال خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کر لے (بوجہ نہ سمجھے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے مکان فردخت کیا، حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھ دینا“۔ اس نے عرض کیا کہ ”اس طرح کنز (خزانہ) جس کے بارے میں قرآن کریم میں وعید آئی ہے، ”واللین یکنزون اللہب والفضۃ ولا ینفقوا نہا

فی سبیل اللہ“..... سورہ توبہ پ ۱۰ میں داخل نہ ہو جائے گا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دیجائے وہ کتر میں داخل نہیں ہوتا“۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان عالی ہے کہ ”مجھے اس کی پروا نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔ میں اس کی زکوٰۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا رہوں۔

تمام فرائض کی ادائیگی کا طریقہ، معیار اور مقدار نیز حکم اور الغرض اسے سے متعلق تمام احکام نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی سہولت کیلئے بہت ہی واضح اور آسان انداز میں بیان کر دیئے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہیے اپنے فرائض کو اس طریقہ کے مطابق ادا کریں، زکوٰۃ بھی اپنے اموال تجارت اور سونے، چاندی کا صحیح حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد ادا کریں۔ عموماً محض اندازہ سے کل مال کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ کچھ زکوٰۃ باقی رہ جاتی ہے اور جتنی مقدار ذمہ میں رہ جائے گی، وہ بقیہ کل مال کے ہلاک کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور فریضہ کی وہ مقدار بھی ذمہ واجب الاداء رہے گی جیسا کہ علماء امت نے لکھا ہے اور پھر بقیہ مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ علیحدہ ذمہ ہوگا۔ اللہ کریم غفلت و معصیت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد حرام، کعبہ اللہ و حطیم میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی نے تذکرہ کیا کہ فلاں، فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہو گیا۔ سمندر کی موج نے انکے مال کو ضائع کر دیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے قرآن کریم میں کامیاب ایمان والوں کی صفات کے بیان میں زکوٰۃ ادا کر نیوالے مؤمنین کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

قابل صدا احترام مسلمان بھائیوں! اللہ جل شانہ عم نوالہ نے ہم مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے واسطے سے اپنا پسندیدہ و پاکیزہ نظام معاشرت و معیشت عطا فرمایا ہے۔ اس نظام کی خوبی و تاثیر یہ ہے کہ اگر کافر بھی اس کو اختیار کر لے تو وہ دنیا میں اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھائے اور مسلمان کیلئے تو دنیا کی خیروں، ترقیات کے ساتھ آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابیاں ہر نوع کی ترقیات کے علاوہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت رضاء و قرب الہی کا ذریعہ ہے۔ ہم مسلمانوں کی ماضی بے نہایت روشن، خوشحال تھی مسلمان اپنی معیشت و تجارت زراعت وغیرہ میں اللہ کریم کے احکام پورے کرنے والے تھے۔

پہلا واقعہ: ماضی کی خوشحالی کی ایک جھلک تاریخ کے اس واقعہ میں دیکھی جاسکتی ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لکیردینہ طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا اور گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت مند اس رقم کو قبول نہ کرے۔ کہانی ضرورت مند چلا کر لے۔ مگر جس دروازہ پر پہنچتا

ہے وہاں سے جواب ملتا ہے ”مُتَغَنِّیٌ لَا حَاجَ لَی“ کہ اللہ کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے۔ ضرورت مند نہیں ہوں پوری رات گزر گئی اور کوئی قبول کر نہ سکا انہیں، مجبور ہو کر صبح کو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کر دی اور مکمل صورتحال سے مطلع کیا۔ پھر یہ رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

دوسرا واقعہ: برکتہ العصر قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نے سنایا ”مطلع سہارنپور میں بیٹ سے آگے جہاں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری کا قیام ہوتا تھا۔ انگریز دکنی کچھ کوٹھیاں تھیں جن میں انکے کاروباری دفتر تھے اور مسلمان ملازمت کیا کرتے تھے۔ انگریز خود دیگر بڑے شہروں کلکتہ، دہلی میں رہتے، آمد و رفت راتنی، ایک مرتبہ اس کے قریب جنگل میں آگ لگی اور اورا کوٹھلی رہتی تھی تقریباً سب کوٹھیاں جل گئیں۔ ایک کوٹھی کے ملازم نے اپنے افسر کو حلی جا کر اطلاع دی کہ سب کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی کوٹھی بھی جل گئی۔ وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، سننے کے بعد بھی اطمینان سے لکھتا رہا، ملازم نے دو، تین مرتبہ کہا حضور سب کچھ جل گیا۔ اس انگریز افسر نے بہت ہی لا پرواہی سے کہا کہ میری کوٹھی نہیں جلی، میں تو مسلمانوں کے طریقہ پر مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ملازم تو اپنی ذمہ داری نبھانے اور جواب دہی کے خوف سے گیا کہ مالک کہے گا تم نے خیر ہی ندی۔ مگر ملازم اس کا جواب سن کر واپس آ گیا۔ آ کر دیکھا تو واقع اس کی کوٹھی نہیں جلی۔

ہم مسلمانوں کے لئے بڑی عبرت کا قصہ ہے کہ دیکھئے اس غیر مسلم انگریز کو زکوٰۃ کے فائدے پر کیسا یقین تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ کے آداب

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کے آداب میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ انکے اہتمام سے عمل میں اخلاص اور خشوع و خضوع پیدا ہو جاتا ہے جو درحقیقت ہر عمل کی روح اور جان ہے جس کی برکت سے وہ عمل اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں شرف قبولیت پالیتا ہے۔

برکتہ العصر مخدوم العالم قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی و اعلیٰ اللہ مراتبہ نے حضرت امام غزالی قدس سرہ کی احیاء العلوم کے حوالہ سے فضائل صدقات میں تفصیل سے اگلو ذکر کیا ہے۔ انتہائی اختصار کے ساتھ آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

(۱) زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے، اس میں اللہ جل شانہ کے امتثال حکم (حکم پورا کرنے) میں رغبت و شوق کا اظہار ہے، فقراء کے دلوں میں مسرت و خوشی کا ذریعہ ہے، دیر کرنے میں اپنے اور مال پر کسی قسم کی بیماری و آفت آجانے کا بھی احتمال ہے۔ جن علماء امت کے نزدیک بلا تاخیر ادائیگی ضروری ہے۔ انکے نزدیک تاخیر کا گناہ مستقل ہے۔ (۲) زکوٰۃ کی ادائیگی مخفی طریقہ پر کی جائے تاکہ دکھلاوے وغیرہ سے امن رہے اور لینے والے کی پردہ پوشی رہے۔ فقیر محتاج و ذلت سے بچے بلا کسی شرعی وجہ کے مخفی ہی دینا افضل ہے۔ (۳) اگر کوئی دینی مصلحت (ترغیب یا اپنے کو تہمت

سے محفوظ رکھنا) ہو تو اظہار بقدر ضرورت ایک دو یا حسب حال چند اشخاص کے سامنے کر دیا جائے۔ (۴) زکوٰۃ مستحق کو دیکر نہ احسان جتایا جائے اور نہ ہی ایذا و تکلیف دے کر فریضہ کو برا دیکھا جائے۔ (۵) اپنے عمل و صدقہ کو حقیر جانے اور اپنے پر اللہ کا فضل سمجھ کر اس نے فریضہ کے ادائیگی کی توفیق دے۔ (۶) زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ جل شانہ سے قبولیت کی دعاء کر لے۔ (۷) اللہ کی راہ میں صدقہ بالخصوص زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو اسلام کا اہم فریضہ ہے خود سے عمدہ مال خوشدلی سے ادا کیا جائے۔ اللہ کریم خود پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ، عمدہ طیب مال قبول فرماتے ہیں۔ (۸) اپنے مال زکوٰۃ و صدقات کو ایسے مواقع و مصارف پر خرچ کرے جس سے اجر و ثواب میں زیادتی ہو۔

(۱) متقی، دنیا سے بے رغبت آخرت کے کاموں میں معروف لوگوں کو دے۔ (ب) اہل علم پر خرچ کرے کہ فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ اشاعت علم اور اہل علم کی اعانت کا ذریعہ ہوگا۔ (ج) جن کو صدقہ و زکوٰۃ دیجائے وہ اپنی حاجات و ضروریات کا اخفاء کرنے والے ہو۔ قلت معاش، آمدنی کا لوگوں سے تذکرہ نہ کرتا ہو۔ لوگوں سے چٹ کر نہ مانگتا ہو یعنی سفید پوش ہو۔ (د) عیالدار ہو، کسی بیماری و مصیبت میں مبتلا ہو کہ خود کا نہیں سکتا۔ (ه) مستحق رشتہ دار کو بھی دے کہ ادائیگی فریضہ (زکوٰۃ)، صدقہ کے ساتھ صلہ رحمی کا بھی اجر و ثواب شامل ہوتا ہے۔

اللہ کریم اس مختصر تحریر کو بندہ و ادارہ کے حق میں اور ہر پڑھنے والے کے لیے بھی نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کے ساتھ دارین کی خیروں، نعمتوں میں برکتوں کا ذریعہ بنائیں نیز قبولیت و مقبولیت نصیب فرمائیں۔

۱ مین بحرمۃ النبی الامی الکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام

گلشن کے پھول

قرآن حکیم میں واضح ہے کہ تم رزق کے خوف سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو اور یہ بھی مشہور ہے کہ جتنی گوڑی اتنی ڈوڑی تو افراد قوت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ملک خوشحال ہوگا اس لئے حدیث نبوی ہے کہ اس عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو۔ آپ اس بے اولاد جوڑے کو دیکھتے جو مایوسی و جانی پریشانی و فکرات اور ادھام سے مزمّن اور چھیدہ امراض کے شکار تو ہیں ہی ساتھ ساتھ دو خاندانوں کے ہا بھی شب و روز بھی تو شکار میں گزرتے ہیں۔ مذکورہ بالا جوڑے میرے ساتھ ملاقات کریں نبض قارورہ ظاہری معائنہ مشاہدہ اور حالات زندگی سے آگاہی کے بعد متعلقہ اسباب و علامات کے مطابق علاج ہاتھ بھر علاج بالغذام علاج بالالدوا کیا جائے گا۔ بفضل تعالیٰ اجڑے گلشن میں بہار آئیگی۔ یاد رہے خالی سفوف مغلطہ یادوائے مدروینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا بے اولاد کی کہ بیشمار اسباب ہوتے ہیں اور ہر سبب کا علیحدہ علیحدہ علاج ہے۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ قابلیت طویل ترین تجربہ پاکیزگی قلب و نظر اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ مستند درجہ اول چالیس سالہ تجربہ دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ سے مدد مانگنے والا ہوں خدا خونی ہر وقت من میں سمائی ہوئی ہے۔ اب فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔

ایام ملاقات: بروز جمعہ اور ہفتہ : حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، لاہور ملتان روڈ، حبیب آباد (والا راجہ مارا)